استخارہ کے احکام ومسائل

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

تعریف:

کسی جائز کام میں اللہ تعالیٰ سے خیر وبھلائی طلب کرنا۔

اہمیت:

خیر وشر ہر کام کے دو پہلو ہیں، کسی بھی کام سے خیر کشید کر لینا اور شر سے سلامتی کے ساتھ گزر جانا انسان کے بس میں نہیں، یہ قدرت صرف اللہ کریم کے پاس ہے اور استخارہ نام ہے خود سپردگی کا، کہ اللہ میں یہ کام کرنے جا رہا ہوں، تو اس کا وکیل ہے، اس میں خیر عطا کرنا، ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک کام میں بظاہر خیر نظر آتی ہے، مگر اس میں خیر ہوتی نہیں، یا خیر کے ساتھ شر بھی اُمڈ آتا ہے، اس لئے چاہئے کہ ہر کام سے پہلے استخارہ کر لیا جائے اور وہ کام اللہ کی نگہبانی میں سرانجام دیا جائے۔ تاکہ شر ختم ہو اور زندگی خوشیوں کا استعارہ بن جائے۔

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (631-676ھ) لکھتے ہیں:

وَفِيهِ اِسْتِحْبَابُ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ لِمَنْ هَمَّ بِأَمْرٍ سَوَآءٌ كَانَ ذٰلِكَ الْأَمْرُ ظَاهِرُ الْخَيْرِ أَمْ لَا .

''ہر کام سے پہلے استخارہ مستحب ہے، اس میں بظاہر خیر ہو یا نہ ہو۔''

(شرح صحیح مسلم:144/5)

استخارہ کا طریقہ:

استخارہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے اور مسلمان کے لیے محفوظ قلعہ ہے، ہمارے ہاں اس سنت کو انتہائی بھیانک تعبیریں پہنا دی گئی ہیں، اسے ذوق اسلام کے مطابق سمجھنے کے بجائے اس قدر الجھا دیا گیا ہے کہ خدا کی پناہ۔ استخارہ یہ ہے کہ دو رکعت ادا کریں اور دعائے استخارہ پڑھ کر کام شروع کریں، مثلاً؛

☆ رشتہ طے کرنے کے لئے گھر سے نکلیں، تو استخارہ کریں۔

☆ کاروبار شروع کرنے سے پہلے استخارہ کریں۔

☆ سفر پر روانہ ہونے سے پہلے استخارہ کرلیں۔

یہ ذہن کہ استخارہ کے بعد سو جائیں، خواب میں اشارہ ملے گا، بے حقیقت ہے، قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔

دعائے استخارہ

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ یوں سکھاتے جیسے قرآن کی سورت سکھا رہے ہوں، فرماتے کسی کام کا ارادہ ہو تو دو رکعت ادا کریں اور یہ دعا پڑھیں؛

أَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ العَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ أَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّیْ فِیْ دِيْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ

هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهٖ ۔

''یا اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے وسیلہ سے خیر کا طالب ہوں، تیری قدرت کے وسیلہ سے اس کام پر قدرت وطاقت چاہتا ہوں، تیرے فضل عظیم کا سوالی ہوں، تو قدرت رکھتا ہے، میں نہیں رکھتا، تو جانتا ہے، میں نہیں جانتا، تو غیب کو خوب جانتا ہے، رب کریم! اگر یہ کام میرے دین، معاش اور انجام کار کے لئے بہتر ہے تو مجھے اس کی توفیق عطا فرما، اسے میرے لئے آسان کر اور بابرکت بنا، اگر یہ کام میرے دین، معاش اور انجام کار کے لئے برا ہے تو مجھے اس سے دور کر دے، اسے مجھ سے دور کر دے اور میرے لئے بہتر فیصلہ فرما اور اس پر اطمینان نصیب فرما۔''

(صحیح البخاری:6382)

دُعا میں ''ہٰذا الامر'' کی جگہ اپنی ضرورت بیان کریں۔

منگنی کے لیے استخارہ:

نبی کریم ﷺ نے منگنی کے لئے استخارہ کی مخصوص دعا سکھائی ہے۔ استخارہ خود کریں، کسی سے کروانا درست نہیں، ٹی وی چینلز پر استخارہ کا کاروبار عام ہے، دوسروں کے لئے استخارہ کیا جاتا ہے، یہ شکم پروری کا ذریعہ تو ہوسکتا ہے، شریعت نہیں ہے، ان سے بچیں اور اللہ سے تعلق مضبوط کریں، اسی میں بہتری ہے۔

① سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی کو نکاح کا پیغام بھیجیں تو اسے پوشیدہ رکھیں، وضو کریں، نماز پڑھیں، اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کریں اور یہ دعا پڑھیں؛

أَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ فَإِنْ رَأَيْتَ لِيْ فُلَانَةً (تُسَمِّيْهَا بِاسْمِهَا) خَيْرًا لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِيْ فَاقْدُرْهَا لِيْ وَإِنْ كَانَ غَيْرُهَا خَيْرًا لِّيْ مِنْهَا فِيْ دِيْنِيْ وَدُنْيَايَ وَآخِرَتِيْ فَاقْضِ لِيْ بِهَا .

''یا اللہ! تُو طاقت رکھتا ہے، میں نہیں رکھتا، تو جانتا ہے، میں نہیں جانتا، تو ہی غیب کو جاننے والا ہے، اگر فلاں عورت (یہاں عورت کا نام لیا جائے) میرے دین، دنیا اور آخرت کے لئے بہتر ہے تو اسے میرا مقدر بنا دے، اگر کوئی دوسری عورت میرے دین، دنیا اور آخرت کے لئے بہتر ہے تو میرے حق میں اس کا فیصلہ فرما۔''

(المعجم الکبیر للطبرانی:133/4، ح:3901، السنن الکبریٰ للبیهقی:147/7، وسندہ صحیح)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (1220) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (4040) نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ (314/1) نے ''صحیح الاسناد'' اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے، امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کے راویوں کو ''ثقہ'' قرار دیا ہے۔

② نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا تو انہوں نے کہا؛

مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى أُوَامِرَ رَبِّيْ ، فَقَامَتْ إِلٰى مَسْجِدِهَا .

''میں اس وقت تک کوئی کام نہیں کرتی، جب تک اپنے رب سے استخارہ نہ کر لوں، یہ کہہ کر اپنی جائے نماز پر کھڑی ہو گئیں۔''

(صحیح مسلم:1428)

استخارہ کے چند مسائل:

① عملی زندگی میں استخارہ کا اہتمام چاہئے۔

② ایک کام کے لئے استخارہ کیا، وہ کام نہ کر سکے، دوبارہ وہی کام کرنا چاہتے ہیں تو ازسرنو استخارہ کرنا ہوگا۔

إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ. ''جب کسی کام کا ارادہ کریں (تو استخارہ کرلیں)۔''

«هَمَّ» سے مراد پختہ ارادہ ہے۔

③ استخارہ کی مستقل نماز ہے، کوئی دوسری نماز اس سے کفایت نہیں کرتی۔

علامہ محمد عبدالرحمٰن مبارکپوری رحمہ اللہ «مِنْ غَيْرِ الْفَرِيْضَةِ» کے الفاظ کی شرح میں لکھتے ہیں:

فِيْهِ دَلِيْلٌ عَلٰى أَنَّهُ لَا تَحْصُلُ سُنَّةُ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ بِوُقُوْعِ الدُّعَاءِ بَعْدَ صَلَاةِ الْفَرِيْضَةِ.

''یہ الفاظ دلیل ہیں کہ فرض نماز کے بعد دعائے استخارہ پڑھنے سے سنت استخارہ ادا نہیں ہوتی۔''

(تحفة الاحوذی:482/2)

④ دعائے استخارہ نماز کے بعد کی جائے، علامہ شوکانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں؛

وَالْحَدِيْثُ يَدُلُّ عَلٰى مَشْرُوعِيَّةِ صَلَاةِ الْإِسْتِخَارَةِ وَالدُّعَاءِ عَقِيْبَهَا وَلَا أَعْلَمُ فِيْ ذٰلِكَ خِلَافًا.

''حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے نماز استخارہ کی مشروعیت اور اس کے بعد دعا پر

دلیل ہے۔اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے۔''

(نیل الأوطار:89/3)

⑤ باتفاق علمائے کرام نماز استخارہ مستحب سنت موکدہ ہے، واجب نہیں ہے.

❀ حافظ عراقی رحمہ اللہ (725۔806ھ) کہتے ہیں:

وَلَمْ أَرَ مَنْ قَالَ بِوُجُوْبِ الْإِسْتِخَارَة .

''میری مطابق کسی نے نماز استخارہ کو واجب نہیں کہا۔''

(فتح الباری شرح صحیح البخاری لابن حجر:221/11)

⑥ نماز استخارہ کی قراءت متعین نہیں، کوئی بھی سورت پڑھی جاسکتی ہے۔

⑦ دعائے استخارہ یاد کرلیں، اس کے معانی اور مطالب سیکھیں، یاد نہ ہو تو دیکھ کر بھی پڑھی جاسکتی ہے۔

⑧ نماز استخارہ سببی ہے، اوقات ممنوعہ میں بھی ادا کی جاسکتی ہے، رات کے ساتھ خاص کرنا بلا دلیل ہے۔

⑨ استخارہ میں نیابت جائز نہیں، صاحب معاملہ ہی استخارہ کرے گا۔

⑩ ایک کام میں ایک بار استخارہ کرنا چاہئے، بار بار استخارہ درست نہیں۔

استخارہ اور اسلاف امت:

اسلاف امت خیر و بھلائی کے ہر کام میں سبقت رکھتے ہیں، بل کہ خیر کے تمام امور ان سے جڑے ہوئے ہیں، استخارہ پر ان کا بہ کثرت عمل رہا ہے۔

سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے تعمیر کعبہ کے لئے استخارہ کیا، فرمایا؛

إِنِّیْ مُسْتَخِیْرٌ رَبِّیْ ثَلَاثًا، ثُمَّ عَازِمٌ عَلٰی أَمْرِیْ .

''میں اپنے رب سے تین دفعہ خیر کا طلب گار ہوا، پھر اس کا عزم کر لیا۔''

(صحیح مسلم:1333)

③ نبی کریم ﷺ نے سیدہ زینب رضی اللہ عنہا کو پیغام نکاح بھیجا تو انہوں نے کہا؛

مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى أُوَامِرَ رَبِّيْ ، فَقَامَتْ إِلٰى مَسْجِدِهَا .

''میں اس وقت تک کوئی کام نہیں کرتی جب تک اپنے رب سے استخارہ نہ کر لوں، یہ کہہ کر اپنی جائے نماز پر کھڑی ہو گئیں۔''

(صحیح مسلم:1428)

استخارہ میں حکمت:

استخارہ میں حکمت یہ ہے کہ دنیا و آخرت کی بھلائیاں سمیٹ لیں، استخارہ میں عاجزی و انکساری کا اظہار اور توحید ربانی کا اقرار ہے، انسان اعتراف کرتا ہے کہ تمام تر بھلائیاں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، دو رکعت نماز ادا کر کے اپنا معاملہ اس کے سپرد کر دیتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی متصرف الامور ہے، بھلائی عطا کرنا اور شر سے دور کرنا اسی کی قدرت ہے۔